سوال

میں اپنے خاوند کے ساتھ سفر پر تھی کہ ہمارے مابین جھگڑا ہو گیا تو خاوند کہنے لگا : جب ہم ملک واپس جائیں گے تو تجھے طلاق ، اور بالفعل ہم واپس آگئے تو کیا طلاق واقع ہو گئی ہی یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

جب خاوند اپنی بیوی سے کہے : جب ہم ملک واپس جائیں تو تجھے طلاق : ؛ تو آپ دونوں کا اپنے ملک واپس آتے ہی طلاق ہو جائیگی ؛ کیونکہ یہ خالصتا تعلیق یعنی طلاق معلق کرنا تھی اس میں کسی کو نہ تو کسی کام پر ابھارا گیا ہے اور نہ ہی تصدیق یا تکذیب ہے اور نہ ہی روکا گیا ہے ، بلکہ یہ انسان کے اس قول کی طرح ہی ہے :

جب پہلا ماہ آئے یا پھر رمضان شروع ہو یا بادشاہ آئے تو اس کی بیوی کو طلاق ، چنانچہ آپ کے خاوند نے اپنی کلام سے آپ کو یا پھر اپنے آپ کو ملک میں واپس آنے سے روکنا مراد نہیں لیا ، اور اسی طرح اس میں ملک سے باہر رہنے پر ترغیب دلانا مقصود نہ تھا ، بلکہ یہ تو خالص تعلیق تھی

اور اگر فرض کریں کہ خاوند یہ کہتا ہے : " میرا مقصد یہ تھا کہ واپس جانے کے بعد میں اس کو طلاق دے دونگا ، تو اس کی یہ بات قابل قبول نہیں کیونکہ اس یہ قول "تجھے طلاق " صریح طلاق کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے ، اس لیے اس کی مراد اور نیت اور طلاق کے وعدہ والی بات قبول نہیں کی جائیگی

اور رہی وہ تعلیق جس سے کا مقصد منع کرنا ہو مثلا یہ کہنا : اگر گھر سے نکلی تو تمہیں طلاق ، اور خاوند اس سے بیوی کو باہر جانے سے منع کرنا چاہتا ہو ، یا پھر وہ تعلیق جس سے کسی کام کی ترغیب دلائی گئی ہو ، مثلا : اگر تم گھر واپس نہ آئی تو تمہیں طلاق ، تو اس میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے

جمہور فقہاء کرام کے ہاں جب معلق کردہ کام واقع ہو جائے تو طلاق ہو جائیگی ، اور فقہاء کی ایک جماعت کے ہاں طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ اس نے اس سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کی مراد روکنا یا کام کی ترغیب دلانا مقصود تھی

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے قاضی ابو یعلی سے طلاق کی قسم اٹھانے والے اور خالص معلق کرنے والے کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

یہ اس کی وہ تعلیق ہے جو اس نے کسی شرط پر معلق کی تھی جس سے اس کا مقصد کسی فعل پر ابھارنا یا کسی کام سے روکنا مقصود تھا ، اس کے بالکل اس قول کی طرح : اگر تم گھر میں داخل ہوئی تو تمہیں طلاق ، اور اگر داخل نہ ہوئی تو تمہیں طلاق ، یا پھر اس کی خبر کی تصدیق کرنے پر معلق کرنا مثلا : زید آیا نہ آیا تو تمہیں طلاق

رہا اس کے علاوہ کسی اور پر طلاق کو معلق کرنا مثلا یہ قول : اگر سورج طلوع ہوا تو تمہیں طلاق ، یا حاجی آئے تو تمہیں طلاق ، اگر بادشاہ نہ آیا تو تمہیں طلاق ، تو یہ ایک خالصتا شرط ہے نہ کہ حلف اور قسم " انتہی

دیکھیں : المغنی (333/7) .

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" طلاق کی قسم اٹھانا وہ تعلیق ہے جس سے حلف اٹھانے والا کسی چیز پر ابھارنا یا کسی چیز سے منع کرنا چاہتا ہو، یا پھر سننے والے یا مخاطب شخص کو تصدیق یا تکذیب پر ابھار رہا ہو، تو یہ طلاق کی قسم ہے، اور یہ وہ تعلیق کہلاتی ہے جس سے ابھارنا یا منع کرنا یا پھر تصدیق یا تکذیب کرنا مقصود ہوتا ہے، اسے طلاق کے ساتھ قسم کا نام دیا جاتا ہے

بخلاف خالص تعلیق کے، کیونکہ اسے قسم نہیں کہا جاتا مثلا اگر کوئی شخص کہے: جب سورج طلوع ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق

یا کہے: جب رمضان شروع ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق تو اسے قسم نہیں کہا جائیگا، بلکہ یہ خالص تعلیق ہے اور خالص شرط ہے، جب بھی شرط پائی گئی طلاق واقع ہو جائیگی مثلا اگر خاوند کہے:

جب رمضان شروع ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق، چنانچہ رمضان شروع ہوتے ہی اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی

اور اگر وہ یہ کہے: جب سورج طلوع ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق، چنانچہ سورج طلوع ہوتے ہی اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" لیکن اگر اس تعلیق میں نہ تو ترغیب دلائی گئی ہو اور نہ ہی کسی کام سے منع کیا گیا ہو بلکہ وہ خالص شرط ہو تو یہ خالص تعلیق ہے اس سے طلاق ہو جائیگی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، مثلا اگر کوئی کہے:

جب رمضان شروع ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق تو یہ خالص شرط ہے اور جب یہ شرط واقع ہو جائے تو طلاق واقع ہو جائیگی؛ کیونکہ شرط پر معلق چیز شرط پوری ہونے سے واقع ہو جائیگی، اور یہی اصل ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (129-131).

مستقل فتاوی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: جب تمہیں حیض آیا اور تم پاک ہوگئی تو تمہیں طلاق، لیکن اس کے بعد اس کے دل میں آیا کہ وہ بیوی کو طلاق نہ دے اور اسے اپنے پاس ہی رکھے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" یہ طلاق ایک خالصتا شرط پر معلق کی گئی ہے، اس سے نہ تو ترغیب دلانا اور ابھارنا مقصود ہے اور نہ ہی منع کرنا اور روکنا، چنانچہ شرط پوری ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی، اور وہ یہ کہ حیض کے بعد طہر آجائے تو طلاق ہو جائیگی، اور اس طلاق کو معلق کرنے کے بعد اس سے رجوع کرنا صحیح نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (174/20).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب